سوال

(767) داڑھی کترانا، منڈانا، خط بنانا، لفافہ بنانا الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنی کتاب کا صفحہ نمبر :۵۲۶ نکالیں داڑھی کترانا، منڈانا، خط بنانا، لفافہ بنانا، اوپرنیچے سامنے کسی طرف سے استرے، قینچی وغیرہ سے ٹھپ درست نہیں اوریہ حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہے۔ (جومانگا وہ حاضر ہے اب آپ حکم لگائیں) سلف پر؟ (صوبیدار محمد رشید)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے اپنے پہلے مکتوب میں لکھا : ''بقول آپ اگر داڑھی کا کترانا خط بنانا وغیرہ کبیرہ گناہ ہے تو مندرجہ ذیل '' الخ اس کے جواب میں اس فقیر إلی اللہ الغنی نے لکھا : ''جناب پر لازم تھا کہ میری وہ عبارت نقل کرتے جس میں داڑھی کا کترانا خط بنانا وغیرہ کبیرہ گناہ ہونا مذکور ہے، مگر آپ نے میری وہ عبارت پیش نہیں کی۔ کوئی بات نہیں اب ہی پیش فرمادیں بڑی مہربانی ہوگی۔ ''

اب کے آپ نے اپنے دوسرے مکتوب میں بزعم خود میری وہ عبارت پیش کی ہے جس میں داڑھی کترانے خط بنانے وغیرہ کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے، مگر آپ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے کیونکہ جناب نے میری کتاب ''أحکام ومسائل'' کے صفحہ نمبر :۵۲۶ کے حوالہ سے ان امور کے متعلق عبارت نقل کی ہے : ''درست نہیں اوریہ حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہے۔ '' جبکہ آپ سے مطالبہ کبیرہ گناہ والی عبارت کا تھا۔ آپ ہی غور فرمائیں درست نہیں حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی اور کبیرہ گناہ ایک ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ لہٰذا آپ کا فرمانا : ''جومانگا وہ حاضر ہے۔ '' بالکل بے جا ہے کیونکہ جومانگا وہ حاضر نہیں جومانگا تھا وہ ہے کبیرہ گناہ والی عبارت پیش فرمائیں جو حاضر کیا گیا وہ درست نہیں حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہے۔ آپ اپنے دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں : ''میری مرادکج بحثی نہیں ہے میں شرح صدر چاہتا ہوں۔ '' تواب آپ خود ہی غور فرمالیں آپ سے مانگا گیا تھا کہ کبیرہ گناہ والی عبارت پیش فرمائیں آپ نے حاضر کی عبارت '' درست نہیں حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہے۔ '' آیا یہ کج بحثی ہے یا شرح صدر چاہنے والا معاملہ ہے؟

آپ لکھتے ہیں : ''اب آپ حکم لگائیں، سلف پر '' تومحترم! اس فقیر إلی اللہ الغنی نے حکم تو اپنی کتاب احکام ومسائل ہی میں لگا دیا ہے، جس کو پڑھ کر آپ نے پہلا مکتوب لکھا اسی کو ایک دفعہ پھر پڑھ لیں۔ ۲۴، ۱۱، ۱۴۲۳ھ

جلد02ص755

محدث فتویٰ